



## سچے مرد اور سچی عورتیں بڑے بڑے اجر پائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح کی برکات اور جھوٹ کے نقصان کے متعلق قرآنی آیات کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں:-

”اس میں خدا کی یہ تعلیم ہے... بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو یعنی جھوٹ بھی ایک بات ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ جب تم سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو اور سچی گواہی کو مت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہے اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے اگرچہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو۔ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہیے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے یا اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو اور چاہیے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔ سچے مرد اور سچی عورتیں بڑے بڑے اجر پائیں گے ان کی عادت ہے کہ اوروں کو بھی سچ کی نصیحت دیتے ہیں اور جھوٹوں کی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۷۲، ۷۳ طبع جدید ۱۹۹۷ء از انڈیا)

## دعوت الی اللہ سے متعلق

### مختلف ریجنز کی مساعی کا جائزہ

### ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا

کاسل ریجن :- جماعت احمدیہ Goetingen اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے میدان میں جرمنی بھر میں سرفہرست ہے جو کہ اب تک سینکڑوں افراد کی بیعتیں کروا کے انہیں جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل کرنے کا اعزاز حاصل کر چکی ہے۔ (الحمد للہ علی ذالک) اسی طرح تربیت نومبائعین کے شعبہ میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہے جبکہ اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کاسل سٹی کی مساعی بھی قابل قدر ہیں۔ ریجن کی دیگر جماعتوں میں درج ذیل جماعتیں بھرپور طور پر قدم آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔

Fulda, Witzhausen, Eschwege, Dessau, Zwickau

کولون ریجن :- اس ریجن میں معلمین کی ایک خاصی تعداد کی وجہ سے تبلیغ اور تربیت نومبائعین کے لئے موثر ذرائع موجود ہیں اور تبلیغی میدان میں بہت زیادہ کام ہو سکتا ہے تاہم عرصہ زیر رپورٹ میں سینکڑوں افراد کی جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی خوش کن اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ Bochholt کی کارکردگی ریجن میں سب سے نمایاں رہی اور لجنہ الماء اللہ Koblenz نے

تربیت نومبائعین کے سلسلے میں اچھا کام کیا ہے۔ دیگر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی جماعتوں میں Montabauer, Borken اور Bielefeld خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ Iserlohn اس لحاظ سے انفرادی امتیاز کی حامل جماعت ہے جس کو نوجوانوں کے علیحدہ اجلاس باقاعدگی سے منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ (اللہم زدو بارک) ہمبرگ ریجن :- خدا کے فضل سے تبلیغ اور تربیت نومبائعین کے سلسلے میں جماعت احمدیہ Peine نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح حلقہ مدی آباد نے جرمنوں کے لئے ایک بہت ہی کامیاب پروگرام کا انعقاد کیا ہے۔ ریجن بھر میں ڈیڑھ صد سے زائد افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی جن میں سے یکصد سے زائد بیعتیں کروانے کی سعادت جماعت Bremerhaven کو حاصل ہوئی۔ (الحمد للہ علی ذالک) اللہ مزید ترقیات و برکات عطا فرمائے۔

(آمین) سٹنگارٹ ریجن :- ریجن بھر میں بیس (۲۰) تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ ریجنل مبلغ سلسلے نے باقی صفحہ ۳ پر

### روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمٍ غَدَوْتُمْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ  
میں ماہ رمضان میں روزہ کی نیت کرتا ہوں

### روزہ افطار کرنے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صَمْتٌ وَبِكَ أُمْتُتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ  
اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطاری کی

## ہمبرگ ریجن اور فرینکفورٹ سٹی میں

### واقفین نو کے کامیاب اجتماعات کا انعقاد

### نئے واقفین کے مابین دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات

۲۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو بیت الرشید ہمبرگ میں ریجن بھر کے واقفین نو کا پہلا ایک روزہ اجتماع منعقد کیا گیا جس کا افتتاح لوکل و ریجنل امیر ہمبرگ محترم چوہدری طور احمد صاحب نے کیا اس دوران انہوں نے بعض بچوں سے بنیادی نوعیت کے معلوماتی سوالات بھی کئے بڑے خوشگوار اور دلچسپ ماحول میں منعقد ہونے والے اس اجتماع میں مقابلہ عام و دینی معلومات (کوئز پروگرام) اور بیت بازی کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں فٹ بال، دوڑ، مینڈک دوڑ، روک دوڑ، غبارے پھلانا، جرابیں اور تسموں والے جوتے پہن کر تیار ہونا شامل ہیں۔ مدی دوران کے یہ نئے نئے مجاہدین اپنی باتوں اور کھیلوں کے معصومانہ انداز میں بہت ہی پیارے لگتے تھے۔

نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو اس اجتماع میں مہمان خصوصی تھے۔ جنہوں نے اجتماع میں شامل ہونے والے بچوں کے والدین اور مختلف جماعتوں کے سیکرٹریاں وقف نو کے ساتھ ایک تفصیلی میٹنگ کی جس میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں اہم امور پر بات چیت ہوئی۔ مین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس میٹنگ میں والدین اور عہدیداران کی طرف سے مثبت تجاویز اور آراء پر بھی غور و خوض کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج اور ثمرات سے نوازے۔ نماز ظہر و عصر اور طعام کے وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت نیشنل سیکرٹری وقف نو مکرم فلاح الدین خان صاحب نے کی اس باقی صفحہ ۳ پر

## مختلف قومیتوں کے احباب کے لئے

### تعلیمی و تربیتی کلاسز کا انعقاد

Koeln میں دو روزہ مرکزی تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں سو سے زائد افراد نے شمولیت کی جرمن احمدیوں کے علاوہ نوجوان طلباء اور طالبات نے بھی ذوق و شوق سے اس کلاس میں حصہ لیا اور دینی امور سے متعلق اپنے علم میں اضافہ کیا۔ شعبہ ہذا میں ریجنل سطح پر کولون اور کاسل کی کارکردگی قابل تحسین ہے۔

کچھل پروگرام :- میونخ Muenchen میں لجنہ الماء اللہ کے زیر اہتمام ایک کچھل پروگرام کیا گیا جس میں بہت سی جرمن خواتین نے شرکت کی اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے متعلق تعارف حاصل کیا۔ علاقہ کے تین بڑے اخباروں نے اس پروگرام کی خبریں بڑے اچھے الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے شائع کی ہیں۔ اس پروگرام کی تفصیل انشاء اللہ ماہنامہ خدیجہ میں شائع کی جائے گی۔

عرب ڈیسک :- کاسل میں یک روزہ مرکزی تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں نواحمدی عرب احباب کی ایک معقول تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید عرب احباب کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ اسی طرح سابق مشرقی جرمنی میں بھی نئے عرب احباب سے روابط قائم ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں انشاء اللہ مزید ثمرات کے حصول کی توقع ہے۔

البانین / بوسنیا ڈیسک :- ہمبرگ میں معلم کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں البانین اور بوسنیا نواحمدی شامل ہوئے ہفتہ بھر کے اس کورس میں شامل ہونے والے معلمین اب بہتر رنگ میں اصلاح و ارشاد کے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جرمن ڈیسک :- اس ڈیسک کے تحت کولون



## \*\*\* مسائلِ رمضان \*\*\*

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ نئے سال کے آغاز کے ساتھ ہی روحانی موسم بہار یعنی رمضان المبارک کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں چند ضروری مسائل بطور یاد دہانی ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں دراصل یہ ان مضامین کا خلاصہ ہے جو گذشتہ سال ہفت روزہ "الفضل انٹرنیشنل" لندن میں مکرم عبد الماجد صاحب طاہر کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے "الفضل انٹرنیشنل" کے ۵ جنوری ۱۹۹۶ء تا ۹ فروری ۱۹۹۶ء کے شماروں سے مدد مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکت ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (مدیر)

روزہ کیا ہے؟

روزہ اسلامی عبادت کا دوسرا اہم رکن ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جس میں نفس کی تہذیب، اس کی اصلاح اور قوت برداشت کی تربیت مد نظر ہوتی ہے۔ صوم (روزہ) کے لغوی معنی رکنے اور کوئی کام نہ کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

روزہ کس پر فرض ہے؟

رمضان کے روزے ہر بالغ، عاقل، تندرست، مقیم (یعنی حالت سفر میں نہ ہو) مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار کو یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایام میں ان روزوں کو پورا کر لیں جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔ مستنقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی امید نہ ہو یا ایسے کمزور و ناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے۔ اسی طرح مرض (دودھ پلانے والی) اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہے۔ ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔

روزہ رکھنے کی عمر؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ رکھنے کی عمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہوجاتا ہے۔ اور بعض احکام ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔"

۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعودؑ ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے۔ بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی

قوت بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہیے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھواتے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھواتے جائیں۔ اس طرح بتدریج ان کو روزوں کا عادی بنایا جائے۔"

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھیں:-

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ نجات فضل سے ہے اور اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(البدیع ۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

دائمی مریض اور مسافر:-

دائمی مریض کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:- "جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر مسدود ہوجائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔"

سفر کی حد کیا ہے؟

اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:- "میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کیجئے ہیں خواہ وہ دو

تین کوس ہی ہو اس میں قصور سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ "انما الاعمال بالنیات" بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا وقت پر نہیں ہے جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہیے فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے (الحکم جلد ۵ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب یہ سوال پیش کیا گیا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں نے جب کہ کام کی کثرت ہوتی ہے مثلاً تخم ریزی کرنا یا فصل کاٹنا ہے۔ اسی طرح مزدور جن کا گذارہ مزدوری پر ہے ان سب سے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے:-

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:- "انما الاعمال بالنیات" یہ لوگ اپنی حالتوں کو محقق رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب لیر ہو رکھے۔" (البدیع ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

حائضہ، مرضعہ اور حاملہ:-

حائضہ عورت روزہ نہیں رکھ سکتی۔ حائضہ کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم حیض کے باعث روزے چھوڑتی تھیں تو ہمیں بعد میں وہ روزے پورے کرنے کا ارشاد ہوتا تھا۔ (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی قضاء رمضان) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورت کو اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الصیام، باب ماجاء فی الافطار للحامل والمرضع) طالب علم اور روزہ:-

طالب علم جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کے لئے روزہ رکھنے کے بارہ میں یہ ہدایت ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے روزمرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا اس لئے روزمرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو مریض کے حکم میں ہے لیکن اس بارہ میں کلیہ وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ دار ہوگا اور اس سے اس کی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے۔

جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہوجاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو تو کبھی اس پر روزہ

واجب نہ ہوگا۔ اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے۔ ہاں تقویٰ سے کام لے کر خود سوچ لے کہ صرف عذر نہ ہو بلکہ حقیقی بیمار ہو۔ (الفضل ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء)

فدیہ:-

رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص کے لئے ضروری نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہونے کی وجہ سے چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ اس نیت سے فدیہ دے کہ اللہ تعالیٰ اسے بوجہ بیماری یا سفر چھوٹنے والے ان روزوں کی قضا کی توفیق دے اور رمضان کے ان روزوں کے اجر سے محروم نہ فرمائے جو بوجہ مجبوری اسے چھوڑنے پڑے۔

رمضان کے روزوں کا لازمی فدیہ صرف ایسے ذی استطاعت لوگوں کے لئے ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضا کر سکیں گے جیسے بوڑھا ضعیف جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا کوئی دائم المریض ہے یا حاملہ اور مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی عورت) ہے۔ ایسے لوگوں کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ہر روزہ کے عوض ایک آدمی کا دو وقت کا کھانا یا اس کے برابر رقم کسی کو دے دینی چاہیے۔

فدیہ کی مقدار:-

فدیہ کی مقدار کے متعلق اصولی ہدایت یہ ہے کہ "من اوسط ما تطعمون اہلیکم" (المائدہ ۹۰) جو تم بالعموم اوسطاً اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ یعنی اپنے اوسط معیار کے موافق کھانا کھلانا چاہیے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کے طاق سے نصف صاع یعنی قریباً پونے دو سیر بیان کیا ہے۔ یہ ایک فوت شدہ روزے کا فدیہ ہوگا جو دو وقت کے کھانے کے لئے کفایت کرے گا۔ فدیہ کی رقم جماعتی نظام کے تحت جمع کرانی چاہیے۔

روزہ کے لئے نیت ضروری ہے:-

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہیے۔ حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا!

"جو فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔" (ترمذی، کتاب الصوم، باب

لاصیام لمن لم یعزم من اللیل) ایک حدیث میں ہے کہ ایک بار دوپہر سے پہلے خبر ملی کہ کل رمضان کا چاند مدینہ کی کسی مضافاتی بستی میں دیکھ لیا گیا تھا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا "جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ کی نیت کر لے اور جس نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ بعد میں اس روزہ کی قضا کرے۔ (ابوداؤد، کتاب الصیام، باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان)

حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت



ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر تھی اب میں کیا کروں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”ابھی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔“ (البدر ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء)

سحری کے آداب :-

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”تسحر و افان فی السحور بركة“

اے مسلمانو! سحری کھا لیا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب بركة السحور)

سحری کا وقت آدھی رات کے بعد سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے لیکن آدھی رات کو اٹھ کر سحری کھا لینا مسنون نہیں۔ اصل بركة اتباع سنت میں ہے اور سنت یہ ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑا پہلے انسان کھا پی لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا یہی طریق تھا۔ صحابہ کرام بیان کرتے ہیں۔

”تحسرننا ثم قمنا الى الصلوة“ کہ سحری کھانے کے بعد ہم نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

(ترمذی۔ کتاب الصوم۔ باب تاخير السحور)

افطاری کے آداب :-

حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا :-

”اذا قبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطر الصائم“ (بخاری کتاب الصوم)

جب دن چلا جائے اور رات آجائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کر لو۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا :-

”دین اسلام اس وقت تک مضبوط رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے تھے۔“ (ابوداؤد۔ کتاب الصوم۔ باب تجليل الافطار)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سادہ افطاری کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی افطاری کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ یہ بہت خیر و بركة رکھتی ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے جو طہارت مجسم ہے۔“ (ترمذی۔ کتاب الزکوٰۃ باب فی الصدقة علی ذی القربانہ۔)

ایک دفعہ حضرت سعد بن معاذ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے لئے تشریف لے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھولا اور فرمایا تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور فرشتوں نے دعائیں کی۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الصیام۔ باب فی ثواب من فطر صائماً)

بلا عذر روزہ ترک نہ کیا جائے :-

رمضان کا روزہ بلا عذر یا معمولی باتوں کو عذر بنا کر

ترک کرنا درست نہیں ایسے لوگ جو جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتے ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔

(مسند دارمی۔ باب من افطروا من رمضان متعمداً)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں :-

”یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں اپنا طرز عمل کیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں :-

”میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۵ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۱ء)

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا :-

اللہ تعالیٰ کے محارم اور شعائر اللہ کی تعظیم اور حفاظت ضروری ہے۔ روزہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بیمار، معذور اور مسافر کو رخصت دی ہے اس کے بعد بھی وہ شخص جو بغیر کسی ایسے عذر کے جس میں شریعت نے روزہ توڑنے کی اجازت دی ہو جان بوجھ کر روزہ توڑے تو وہ سخت گنہگار ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ ایسے شخص پر اس روزہ کی قضاء کے علاوہ بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی اسے متواتر ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔ (ترمذی۔ ابواب الصوم، باب ما جاء فی کفارة الفطر فی رمضان)

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا :-

اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

”اذا نسیت احدثکم فاکل او شرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه۔“

اگر کوئی شخص بھول کر روزہ میں کھا پی لے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل او شرب نسیاً)

حضرت ابن عباس روزہ دار کو یہ رعایت بھی دیتے ہیں کہ اگر ہنڈیا کا ذائقہ نمک مرچ چکھ کر تھوک دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اگر کھلی کرتے وقت بلا اختیار چند قطرے پانی حلق سے نیچے اتر جائیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کان میں دوا ڈالنے، بلا اختیار تے آنے، آنکھ میں دوا ڈالنے، نکسیر پھونکنے، دانت سے خون جاری ہونے، مسواک یا برش کرنے، خوشبو لگانے یا خوشبو سوگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح دن کے وقت سوتے میں احتلام ہوجانے کی وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الصوم۔ باب فی الصائم حکم نهاراً فی شهر رمضان)

اگر کوئی روزہ دار کسی حادثہ میں مریض کو خون دے تو اس کے خون دینے سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن چونکہ ایسا کرنے سے کمزوری ہوجاتی ہے اس لئے روزہ کھول دینا چاہیے۔ خون دینا چونکہ انسانی جان کی حفاظت کے لئے بعض اوقات ضروری ہے اور روزہ تو بعد میں بھی رکھنے کی اجازت ہے اس لئے روزہ ایسی مجبوری کی صورت میں خون دینے کے لئے روک نہیں بننا چاہیے۔

قیام رمضان :-

رمضان کی راتوں کو زندہ رکھنا یعنی کم سونا اور رات کو عبادت کے لئے جاگنا بہت بڑی برکتوں اور سعادتوں کا موجب ہے۔ رات کا آخری حصہ بالخصوص قبولیت دعا اور تقرب الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو عبادت کے لحاظ سے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا :-

من قام رمضان ايماناً واحتساباً خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه

(نسائی کتاب الصیام، باب ثواب من قام رمضان وصامه ايماناً واحتساباً)

جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رات کو اٹھ کر عبادت کرتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔ نماز تراویح :-

شب بیداری کی حالت میں جو عبادتیں انسان نے بجا لائی ہیں ان میں نماز تراویح بھی ہے۔ یہ نماز دراصل تہجد کی نماز ہے اس لئے سحری کے وقت اسے ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے لیکن اگر تہجد کے وقت اٹھنے میں حرج محسوس ہو تو پھر نماز عشاء کے بعد ہی جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ اس نماز کی آٹھ رکعتیں ہیں۔ بعد میں عین رکعت وتر ادا کئے جاتے ہیں۔ چار رکعتوں کے بعد کچھ دیر آرام کرنا چاہیے۔

نماز تراویح اس لئے شروع کی گئی تاکہ معذور اور کمزور لوگ جو صبح کے وقت تہجد پڑھ نہیں سکتے اور ان کو زیادہ قرآن بھی یاد نہیں کہ وہ نماز تہجد میں قرآن کی تلاوت کر سکیں۔ تو ایسے لوگوں کی سہولت کے لئے تراویح کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک رمضان المبارک کا ذکر کرتے

ہوئے فرماتی ہیں :-

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نوافل پڑھے تو کچھ لوگ بھی آپ کی اقتداء میں اس نماز میں شامل ہو گئے اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اگلی صبح لوگوں نے ایک دوسرے کو رات کا واقعہ بتایا۔ چنانچہ دوسری رات حاضری بڑھ گئی اور پہلے دن سے زیادہ لوگ آنحضرت کے ساتھ نوافل میں شامل ہوئے۔ دوسرے دن پھر لوگوں نے مسجد میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تیسری رات حاضری اور زیادہ ہو گئی اور چوتھی رات تو حاضری کا یہ حال تھا کہ مسجد نمازیوں کے لئے تنگ ہو گئی لیکن آنحضرت نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ بعض لوگ بلند آواز میں نماز، نماز کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کی کوشش کرتے رہے لیکن آپ تشریف نہ لائے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے لئے جب حضور تشریف لائے تو نماز کے بعد فرمایا! رات کو باجماعت نوافل کی ادائیگی کے لئے تمہارے آنے کا مجھے علم ہو گیا تھا لیکن میں اس اندیشہ سے رک گیا کہ مبادا رات کی نماز کو فرض قرار دے دیا جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔“ (صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح)

اس کے بعد کا واقعہ ہے کہ رمضان المبارک کی ایک رات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں نکلے۔ مسجد نبوی کی طرف تشریف لے گئے۔ عبدالرحمن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ تھا۔ لوگ مسجد میں مختلف گروہوں اور ٹولیوں کی صورت میں نوافل پڑھ رہے تھے۔ ہمیں کوئی اکیلا آدمی کھڑا نماز پڑھ رہا تھا تو ہمیں کچھ لوگ باجماعت نوافل ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! میرا خیال ہے اگر ان لوگوں کو ایک قاری (حافظ) کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اور پھر آپ نے یہ فیصلہ فرما دیا اور حضرت ابی بن کعب کو جو قرآن کریم کے بڑے اچھے حافظ اور قاری تھے۔ نماز تراویح کے لئے امام مقرر فرمایا۔

اعتکاف اور اسکے مسائل :-

اعتکاف کے لغوی معنی کسی جگہ میں بند ہوجانے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں ”اللبث فی المسجد مع الصوم ونیة الاعتکاف“ یعنی عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

روزہ کی طرح اعتکاف کا بھی وجود دیگر مذاہب میں ملتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے :-

”وعهدنا الی ابراهيم واسمعیل ان طهرا بیتنا للطائفین والماکفین

والرکع السجود“ (البقرہ: ۱۲۶)

ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید حکم دیا تھا کہ میرے گھر (خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف)



## ضروری اطلاع

رمضان المبارک کا آغاز ۱۱ جنوری ۱۹۹۷ء کو ہوگا اور عید الفطر ۹ فروری ۱۹۹۷ء کو ہوگی انشاء اللہ۔  
سے رغبت دل سے ہوں پابند نماز و روزہ  
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

بقیہ :- ریحون کی تبلیغی و تربیتی مساعی

ترک افراد کے ساتھ ایک کامیاب نشست کی اطلاع دی ہے۔ جس میں خدا کے فضل سے ساتھ افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ (الحمد للہ) ویزبادون، ریحون :- ریحون بھر میں خدا کے فضل سے اڑیس تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" چالیس کی تعداد میں تقسیم کی گئی جماعت احمدیہ Limburg ریحون بھر میں تبلیغی کاوشوں میں اول ربی علاوہ ازیں جماعت احمدیہ Schmiten اور Wiesbaden بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں اسی طرح لجنہ اماء اللہ Rodgau بھی نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ خدا کے فضل سے ریحون بھر میں یکصد سے زائد افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی ہے۔ فاطمہ علیٰ ذلک۔ دیگر جماعتوں میں Giessen اور Rodgau قابل ذکر ہیں۔

میونخ ریحون :- جماعت Augsburg اور Nuernberg کی کارکردگی قابل ذکر ہے۔ جس میں لٹریچر کی تقسیم اور ویڈیو کیسٹس کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ بیسیوں افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تاہم ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔

ڈارمسٹڈٹ :- ریحون افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے اس ریحون میں ۲۳ تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" پچاس سے زائد کی تعداد میں تقسیم کی گئی۔ ترک احباب میں احمدیت کے نفوذ اور نوا احمدی احباب کی تربیت کے لئے قابل ذکر کام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائے۔ (آمین) لوکل امارت فرانکفورٹ :- اس امارت میں حلقہ Bonames کو نمایاں خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ البانی اور عرب احباب میں تبلیغی مساعی کی رپورٹ بھی ملی ہے جو کہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب ثابت ہوئیں اور اس کے نتیجے میں شہرات بھی عطا ہوئے نیز نئی حکمت عملی کے تحت دیگر حلقہ جات میں بھی کوششیں تیز تر کی جارہی ہیں جن سے بہتر نتائج متوقع ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو اس سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) (شعبہ تبلیغ جرمنی)

## بقیہ :- واقفین نو کے اجتماعات

اجلاس میں مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مرہی سلسلہ (ہمبرگ ریحون) نے "واقفین نو اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا اس کے بعد نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو (جرمنی) نے بچوں سے سوالات کر کے ان کے تعلیمی و تربیتی امور کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ والدین اور عہدیداران کو بعض ضروری ہدایات بھی دیں۔

آخر میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم و سوم آنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے اور اجتماع میں شامل تمام واقفین نو (بچوں اور بچیوں) کو سندت شمولیت دی گئیں اس اجتماع میں ریحون بھر سے ۱۳۷ بچے اور بچیاں اور ۲۰۰ والدین شامل ہوئے۔

## فرینکفورٹ سٹی

یکم دسمبر ۱۹۹۶ء کو بیت القیوم (Niederschbach) میں لوکل امارت فرینکفورٹ سٹی کو واقفین نو کا ایک روزہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت ملی جس میں نیشنل سیکرٹری وقف نو مکرم فلاح الدین خان صاحب نے تشریف لاکر افتتاحی اجلاس کی صدارت کی نئے منے واقفین نو کی تلاوت اور نظم سے شروع ہونے والے اس اجلاس میں صدر اجلاس نے اس پروگرام کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر والدین کو وقت کی پابندی کی تلقین کی افتتاحی دعا کے بعد دیگر پروگرام شروع ہوئے جن میں واقفین نو کے ورزشی مقابلہ جات خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو کہ لجنہ اماء اللہ کے زیر نگرانی کروائے گئے۔

اس دوران والدین اور مختلف حلقہ جات کے سیکرٹریان وقف نو کے ساتھ ایک میٹنگ کی گئی۔ ابتداء میں چونکہ حاضری کم تھی اس لئے والدین اور عہدیداران کی توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کروائی گئی اور ایسے پروگراموں سے بھرپور استفادہ کی تاکید کی گئی لوکل امیر فرینکفورٹ سٹی محترم عبدالرحمن صاحب بشرنے بھی اس اجتماع کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے متعلقہ احباب کو تلقین کی کہ مستقبل کے ان معماروں کے لئے جماعت کی طرف سے بنائے جانے والے پروگرام کی قدر کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں اسی طرح نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے بھی اس ضمن میں جملہ عہدیداران کو مفوضہ فرائض کی کماحقہ ادائیگی کی تاکید کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ذمہ داریوں کا احساس دلایا کم بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس میٹنگ میں مفوضہ ذمہ داریوں کی احسن رنگ میں انجام دہی اور کام کی رفتار کو تیز تر کرنے کے سلسلے میں مختلف پہلوؤں اور تجاویز پر باہمی مشورہ کیا گیا اور واقفین نو کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کے پیش نظر آئندہ بہتر انداز میں کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مستقل طور پر ان امور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز ظہر و عصر اور وقفہ برائے طعام کے بعد واقفین

## وہ ایک شخص نہ تھا پورا اک زمانہ تھا

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی وفات پر جناب ڈاکٹر پرویز پروازی نے ایک نظم سوئڈن سے اخبار احمدیہ کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ ان کے شکر یہ کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے

رہ طلب کا مسافر تھا اور یگانہ تھا  
گدائے عشق بہ اندازِ خسروانہ تھا  
اس احمدی سے تعلق برادرانہ تھا  
مرا سلام کا رشتہ بڑا پرانا تھا  
وہ شخص بوعلی سینا تھا اس زمانہ کا  
وہ شخص دانش و حکمت کا اک خزانہ تھا  
وہ کائنات کے اسرار کھولنے والا  
غلامِ حکمتِ حکمتِ گریہ زمانہ تھا  
اسے وطن کی ہر اک چیز سے محبت تھی  
مگر وطن کا رویہ مخالفانہ تھا  
بس اس لئے ہی کہ وہ شخص احمدی تھا کیوں؟  
بس اس لئے کہ عمل اس کا "قادیانہ" تھا  
وہ بد نصیب نہیں جانتے کہ اس میں بھی  
زیاں خود ان کا تھا اور دوسرے کسی کا نہ تھا  
سلا دیا جسے مٹی میں ہم نے پکھلے پھر  
وہ ایک شخص نہ تھا پورا اک زمانہ تھا

## اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے ساتھ ہمیں مورخہ ۲۹ جون ۱۹۹۶ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلیم احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد عبداللہ صاحب آف ریوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالحمید اختر صاحب (سٹیشن ماسٹر۔ ریٹائرڈ) آف ریوہ کا نواسہ ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کے نیک، لائق، ذہین اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فوزیہ نصیر، نصیر احمد جاوید۔ Griesheim)

## بیعتوں کا ٹارگٹ

اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے ساٹھ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ حضور اقدس کے ارشاد کی روشنی میں دعوت الی اللہ ہر احمدی پر فرض ہے۔ از راہ کرم دعوت الی اللہ کے اس بنیادی فریضہ پر ہر وقت غور کرتے رہیں اور کوشش کریں کہ ہم اس میدان میں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔ (شعبہ تبلیغ جرمنی)

\*\*\*\*\*

کے ماہین دینی نصاب کے تحت مقابلہ کا انعقاد کیا گیا اس مقابلہ میں چھ معیار مقرر کئے گئے تھے اور بچوں کے مقابلہ جات لجنہ اماء اللہ کے زیر نگرانی کروائے گئے جو کہ بہت ہی دلچسپی کے حامل تھے۔ یہ مقابلہ جات کم و بیش دو گھنٹے تک جاری رہے۔ سوا چار بجے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ جس میں مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اس اجلاس میں نیشنل سیکرٹری وقف نو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے بعض حالات اور آپ کی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور خدا کی راہ میں وقف کرنے کی مثالیں دلنشین واقعات کے انداز میں پیش کر کے جملہ عہدیداران اور خصوصاً والدین کو اسلام کے ان نئے مجاہدین کی کماحقہ تربیت کے متعلق ذمہ داریاں ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

آخر پر مکرم لوکل امیر صاحب فرینکفورٹ سٹی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح دعا کے ساتھ یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس اجتماع میں فرینکفورٹ سٹی کے بیاسی (۸۲) میں سے تینتالیس (۳۳) واقفین نو نے شرکت کی اور پچاس والدین اور دیگر زائرین سمیت کل حاضری قریباً یکصد رہی۔ (رپورٹ۔ شعبہ وقف نو جرمنی)